فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عزیز زبیدی

رب تعالیٰ سے کیونکر چھپو گے؟ کہاں چھپو گے؟ کیا کیا چھپاؤ گے؟

"اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ" — اگر کہہ دیا گیا، تو کیا کرو گے؟

ربّ تعالیٰ تاک میں ہے:

"اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ" (الفجر : ۱۴)

ہر شے اور ہر فرد علی الانفراد یوں حق تعالیٰ کی نگاہ میں ہے، جیسے خصوصی اہتمام سے کوئی کسی کی ٹوہ میں بیٹھ کر اس کی جملہ حرکات و سکنات کو محفوظ کر لیتا ہے — علماء نے لکھا ہے کہ:

یعنی سب کے چلن اور چال دیکھ لیتا ہے، کچھ بھی تو اس سے چھپا نہیں رہے!

اس کے بعد ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ کون، اور اس کا کیا کیا حال اللہ تعالیٰ سے چھپا رہ سکتا ہے، اور ایسی صورتِ حال میں انسان کو اس دنیا میں کس قدر احتیاط سے رہنا چاہیے؟ — جب کہ قرآنِ کریم میں یہ بھی ہے:

"مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَآ اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا ج ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ـ"

(المجادلۃ : ۷)

"(کسی جگہ) تین (شخصوں) کا (مجمع اور ان کا باہمی) کانوں میں صلاح و مشورہ نہیں ہوتا، مگر وہ (اللہ) ان میں چوتھا ہوتا ہے۔ اور نہ کہیں پانچ کا، مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے — اور نہ اس

سے کم یا زیادہ، مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے ـــــ خواہ وہ کہیں ہوں! پھر جو جو
کام یہ کرتے رہے ہیں، قیامت کے دن وہ (ایک ایک) ان کو تلا دے گا۔
بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے!"

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ـ الاٰية"!
(البقرۃ: ۱۱۵)
"اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے، تم جدھر بھی رخ کرو، ادھر اللہ تعالیٰ کی
ذات ہے!"

حتّٰی کہ فرمایا:
"وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ" (قٓ: ۱۶)
"ہم اس (انسان) کی رگِ جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں!"

انسان جس قدر اپنے آپ کے قریب ہوتا ہے، اس سے زیادہ قریب کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا، مگر اللہ رب العزت نے فرمایا، میں اس سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں ـــ "زیادہ" اس لیے فرمایا کہ انسان اپنا عین ہو کر بھی اپنی بہت سی حرکات و واردات سے غافل اور بے خبر رہتا ہے، مگر حق تعالیٰ کسی بھی لمحہ اور کسی بھی حالت میں اس سے بے خبر اور بے تعلق نہیں ہوتے ـــــ اسی لیے فرمایا:
"وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ـ الاٰية" (ایضاً)
"ہمی نے انسان کو پیدا کیا ہے، اور ہم ہی وہ سب کچھ جانتے ہیں، جو اس
کے دل میں ہوتا ہے!"

سورۃ النمل میں ارشاد ہوا:
"وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ" (النمل: ۷۴)
"آپ کا رب وہ سب کچھ جانتا ہے جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہوتا ہے اور
جو وہ ظاہر کرتے ہیں!"

سورۃ الانعام میں فرمایا:
"يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ" (آیت ۳)

"وہ (اللہ) تمہاری پوشیدہ اور ظاہر سب باتیں جانتا ہے۔ اور جو عمل تم کرتے ہو، سب سے واقف ہے!"

کراماً کاتبین :

ہوسکتا ہے کہ منکرینِ حق اور نفس و ہوٰی کے بندے کل یہ کہنے لگ جائیں کہ ان سارے انکشافات کا کوئی دستاویزی ثبوت بھی تو ہونا چاہیے۔ چنانچہ اسی کے پیشِ نظر کراماً کاتبین کو مقرر کیا گیا ہے کہ وہ انسان کی زندگی کی ساری رام کہانی لکھ کر محفوظ کرتے چلے جائیں —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"اَمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَیْهِمْ یَكْتُبُوْنَ" (الزّخرف : ۸۰)

"کیا یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو سنتے نہیں، ہاں ہاں (سب سنتے ہیں) اور ہمارے فرشتے ان کے پاس (ان کی) سب باتیں لکھ لیتے ہیں"

چنانچہ روزِ قیامت ملائکہ کی یہ مرتب کردہ تفصیل دیکھ کر بول اٹھیں گے :

"مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا" (الکہف : ۴۹)

"(ہائے شامت) یہ کیسی کتاب ہے ؟ نہ چھوٹی بات چھوڑتی ہے اور نہ بڑی! (کوئی بات بھی نہیں) مگر اس کو لکھ رکھا ہے۔ اور جو جو عمل کیے ہوں گے، سبھی کو حاضر پائیں گے، اور آپ کا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا"

زمین بھی بتلائے گی :

جس زمین کی پشت پر انسان رہتا ہے، وہ بھی اس کا سارا کچا چٹھا کھول کر رکھ دے گی —— فرمائیے، پھر اس سے کیوں کر کچھ چھپ سکے گا :

"یَوْمَىِٕذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا" (الزّلزال : ۴)

"اس روز یہ (زمین) اپنے (اوپر ہونے والے) واقعات و احوال بیان کردے گی!"

سوچیے! — رب تعالیٰ شاہد، فرشتے گواہ، تحریر موجود — زمین، جس کو یہ مادرِ گیتی کہا کرتے تھے، وہ ان کی رام کہانی بیان کرنے والی — پھر فرار کی اور کیا راہ ان کے لیے باقی رہ جائے گی؟

ہاں ان کے کیس کو ناقابلِ انکار بنانے کے لیے حق تعالیٰ لوگوں کو خود اپنے خلاف بطورِ گواہ پیش فرمائیں گے:

"اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ" (یٰسٓ: ۶۵)

"آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے۔ اور جو کچھ یہ کرتے رہے، ان کے ہاتھ ہم سے بیان کر دیں گے، اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے!"

پھر یہ انسان انھیں کوسیں گے کہ انھوں نے ان کے خلاف کیوں گواہی دی:

"وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔ الآیۃ!" (حٰمٓ السجدۃ: ۲۱)

"وہ اپنے چمڑوں (یعنی اعضاء) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ کہیں گے کہ جس اللہ نے سب چیزوں کو نطق بخشا، اسی نے ہم کو بھی (قوتِ) گویائی دی!"

سکہ بند مجرم:

ان تمام تفاصیل کے بعد یہ لوگ گویا سکہ بند مجرم کہلائیں گے — چنانچہ ان کی بابت کسی کو کچھ معلوم کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی بلکہ اپنے چہروں ہی سے پہچان لیے جائیں گے:

"فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَاۗنٌّ" (الرحمٰن: ۳۹)

"تو اس دن نہ تو آدمیوں سے ان کے گناہوں کی بابت پوچھا جائے گا اور نہ جنوں سے!"

"يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ" (الرحمٰن: ۴۱)

"مجرم اپنے چہرے ہی سے پہچان لیے جائیں گے، تو پیشانی (کے بالوں) اور پاؤں سے پکڑ لیے جائیں گے (اور کشاں کشاں ان کو دوزخ میں لے جایا جائے گا)!"

کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا! — خود چہرے، مجرم دل کی غمازی کرتے ہوں گے۔ جرم کی نوعیت کے مطابق صورت بھی بن جائے گی!

آگ خود ہی ان کو لے جائے گی:

اس کے باوجود باتونی لوگ کٹ حجتیوں سے شاید ہی اس دن باز آئیں — قسمیں کھا کھا کر کہیں گے:

"وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝" (الانعام: ۲۳)

"اللہ کی قسم! جو ہمارا رب ہے، ہم مشرک (وہرجائی) نہیں تھے!"

ان کی اس بے شرمی اور ڈھٹائی پر حق تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائیں گے:

"اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝" (ایضاً: ۲۴)

"دیکھیے، انھوں نے اپنے اوپر کیسا جھوٹ بولا، اور ان کی ساری افتراء پردازیاں کس طرح غتربود ہوگئیں!"

بہر حال، "چونکہ چنانچہ" "یوں یاں" اور "اگر مگر" کا یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکیں گے — رب تعالیٰ کے سلسلے میں ان کی یہ بے شرمی اور بے تکیاں جب اس حد تک بڑھ جائیں گی تو رب تعالیٰ ان نامرادوں کی یادداشتیں پیش کرنے کا سلسلہ بند کردیں گے۔ تب دوزخ کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دی جائیں گی اور وہ خود بخود ادھر جائے گی، جدھر اس کے لیے مقناطیسی کشش کے سامان موجود ہوں گے — ہر اس دل کی طرف جھانک کر اس پر پل پڑے گی، جو عصیان و معصیت اور کفر و شرک کا خزینہ ہوگا:

"نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ لا الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ ۝" (الھمزۃ: ۷)

"اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، جو دلوں کو جھانکے گی (پھر ان سے لپٹ پڑے گی)!"

کفر و معصیت دوزخ کے لیے ایسا ایندھن اور خوراک ہے، جس میں جہنم کے لیے بلا کی

کشش پائی جاتی ہے۔ اسی لیے یہ متاعِ کاسد، جہاں اور جتنی پائے گی، اسی نسبت اور اسی رفتار سے وہ اس کی طرف لپکے گی —— العیاذ باللہ!

—— یہ وہ قدرتی اور آخری فیصلہ ہوگا، جس کے سامنے اہلِ دوزخ لاجواب ہو کر ہتھیار ڈال دیں گے۔ کیوں کہ ان کے پاس اپنی برأت کے لیے اب کوئی گنجائش باقی نہیں رہے گی — بس ایک آخری چارۂ کار یہ رہ جائے گا کہ داروغۂ جہنّم سے کہیں گے، اپنے رب سے درخواست کرو، ہمیں موت دے دے:

"وَنَادَوْا یٰمٰلِكُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّكَ ——— الاٰیة" (الزّخرف: ۷۷)

لیکن وہ جواب دے گا:

"اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ" (ایضاً)

"تم ہمیشہ (اسی حالت میں) رہو گے!"

تب براہِ راست ربِ تعالیٰ سے فریاد کریں گے:

"رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ" (المؤمنون: ۱۰۷)

"اے ہمارے رب، ہمیں اس میں سے نکال دے، اگر ہم پھر (ایسے کام) کریں تو بے شک ہم ظالم ہوں گے!"

لیکن یہ آخری امید بھی جاتی رہے گی:

"قَالَ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ" (المؤمنون: ۱۰۸)

"(حق تعالیٰ) فرمائیں گے، اسی (جہنم) میں ذلّت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو!"

پھر خود ہی سوچ لیجیے کہ کیا ہوگا؟

آج ہر کسی کو اپنا جائزہ خود لینا چاہیے کہ وہ کیا ہے اور کیا نہیں؟ —— روزِ قیامت اسے کس کٹہرے میں کھڑے ہو کر جواب دہی کرنا ہوگی اور ہزاروں حیلوں، بہانوں اور کٹ حجتیوں کے باوجود خدانخواستہ اس کا حشر کیا ہونے والا ہے؟ رب تعالیٰ سے کوئی کیسے چھپے گا، کہاں چھپے گا اور کیا کیا چھپائے گا؟ — اس کے بعد جس منزل سے اسے گزرنا ہوگا، کیا اس کی سہار اور برداشت بھی اس میں ہے یا نہیں؟ —— یہ سب باتیں آج ہی سوچ لینے کی ہیں، ورنہ کل اس پر ہاتھ ملنے سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا ——

اَلْعِيَاذ باللہ !

"رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ "

" اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے !"——

آمین یارب العالمین !

احبابِ جماعت سے تعمیرِ مدرسہ میں تعاون کی اپیل

مکرمی —— السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ !

ہمارے گاؤں میں کوئی مدرسہ نہ تھا، اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہم نے مدرسہ حفظ القرآن کا اجراء کیا ہے تاکہ ہمارے مقامی و بیرونی طلباء تحفیظ القرآن الکریم سے مستفید ہو سکیں۔ ہمارے مدرسہ کے اس وقت صرف دو کمرے ہیں اور وہ بھی بغیر چھت کے —— تعلیم میں سخت رکاوٹ پیش آرہی ہے۔ مخیر احباب جماعت سے اپیل ہے کہ تعمیرِ مدرسہ میں تعاون فرما کر اپنا گھر جنت میں بنائیں۔ تخمینہ خرچ تقریباً ایک لاکھ روپے ہے ——

جزاکم اللہ احسن الجزاء !

حکیم خورشید احمد

ناظمِ اعلیٰ مدرسۃ السلفیۃ التحفیظ القرآن الکریم

چک ۹/۱۶۵-ایل تحصیل چیچاوطنی

ضلع ساہیوال